সালাফীদের মিথ্যাচারের জবাব

সাইয়িদ আহমাদ শহীদ
যখন সিপাহসালার
“আহলে হাদীস আন্দোলনের”

SEPT 16, 2019

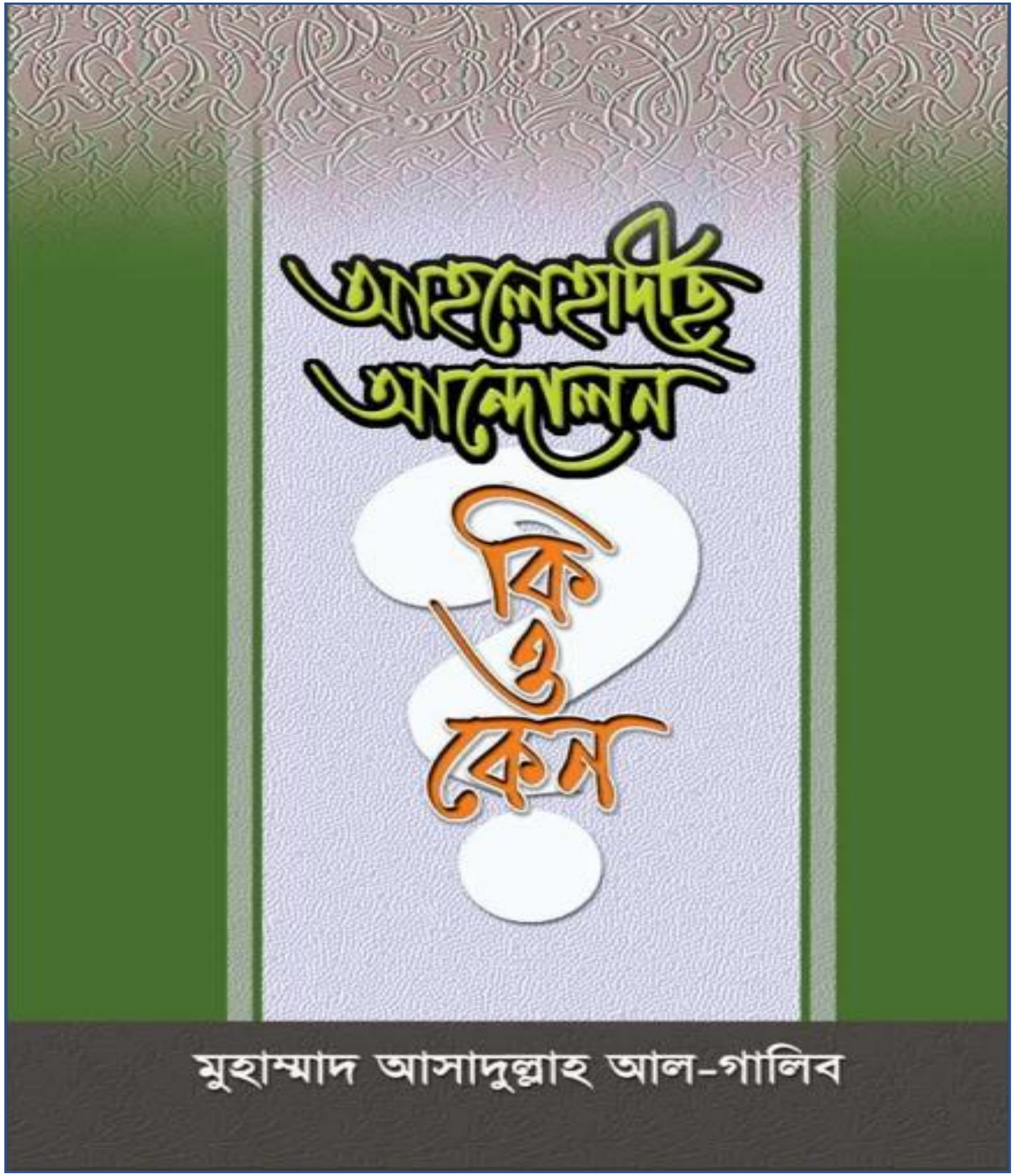

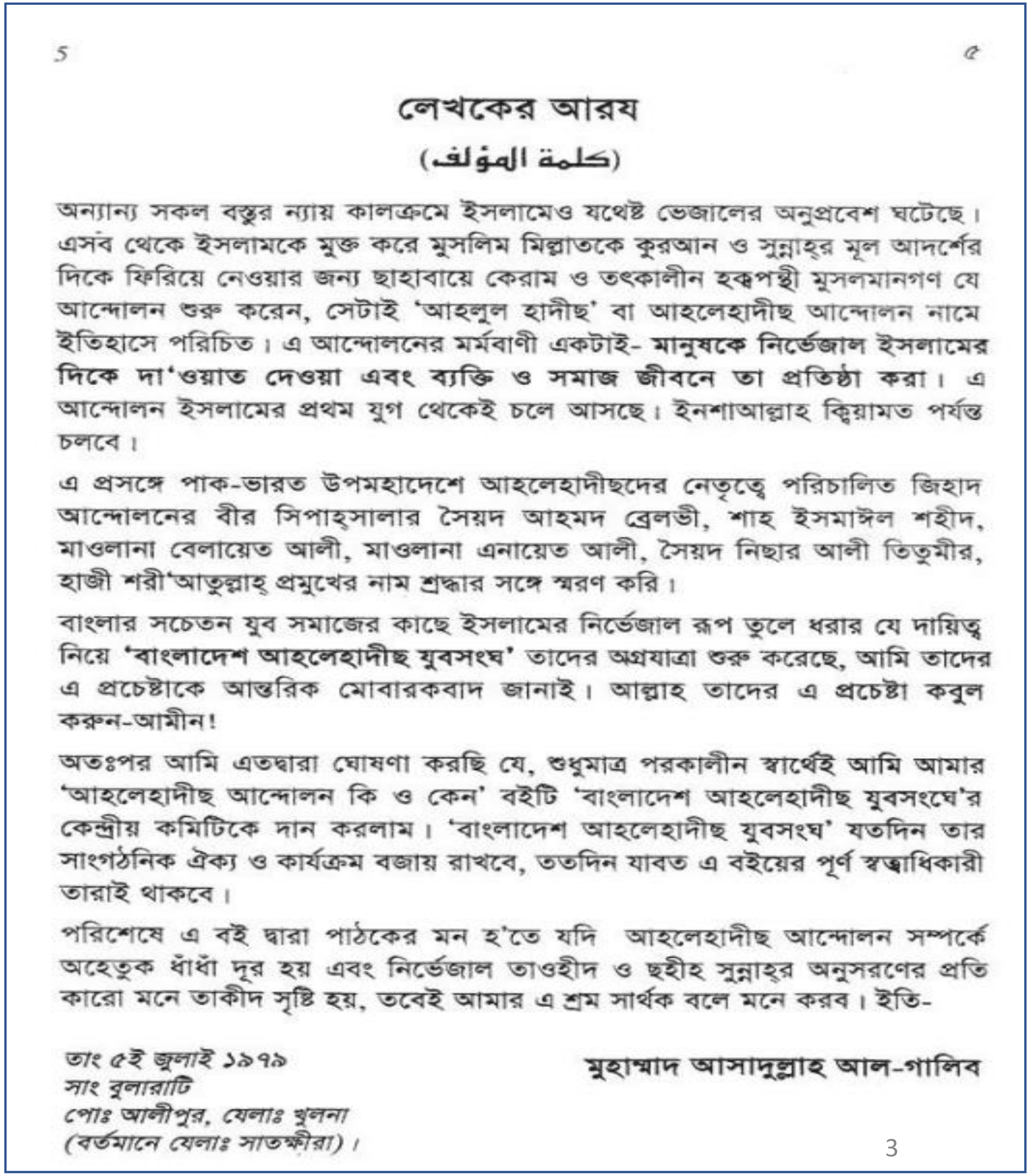

লেখকের আরয

(كلمة المؤلف)

অন্যান্য সকল বস্তুর ন্যায় কালক্রমে ইসলামেও যথেষ্ট ভেজালের অনুপ্রবেশ ঘটেছে। এসব থেকে ইসলামকে মুক্ত করে মুসলিম মিল্লাতকে কুরআন ও সুন্নাহ্র মূল আদর্শের দিকে ফিরিয়ে নেওয়ার জন্য ছাহাবায়ে কেরাম ও তৎকালীন হক্বপন্থী মুসলমানগণ যে আন্দোলন শুরু করেন, সেটাই 'আহলুল হাদীছ' বা আহলেহাদীছ আন্দোলন নামে ইতিহাসে পরিচিত। এ আন্দোলনের মর্মবাণী একটাই- **মানুষকে নির্ভেজাল ইসলামের দিকে দা'ওয়াত দেওয়া এবং ব্যক্তি ও সমাজ জীবনে তা প্রতিষ্ঠা করা।** এ আন্দোলন ইসলামের প্রথম যুগ থেকেই চলে আসছে। ইনশাআল্লাহ ক্বিয়ামত পর্যন্ত চলবে।

এ প্রসঙ্গে পাক-ভারত উপমহাদেশে আহলেহাদীছদের নেতৃত্বে পরিচালিত জিহাদ আন্দোলনের বীর সিপাহ্সালার সৈয়দ আহমদ ব্রেলভী, শাহ ইসমাঈল শহীদ, মাওলানা বেলায়েত আলী, মাওলানা এনায়েত আলী, সৈয়দ নিছার আলী তিতুমীর, হাজী শরী'আতুল্লাহ্ প্রমুখের নাম শ্রদ্ধার সঙ্গে স্মরণ করি।

বাংলার সচেতন যুব সমাজের কাছে ইসলামের নির্ভেজাল রূপ তুলে ধরার যে দায়িত্ব নিয়ে **'বাংলাদেশ আহলেহাদীছ যুবসংঘ'** তাদের অগ্রযাত্রা শুরু করেছে, আমি তাদের এ প্রচেষ্টাকে আন্তরিক মোবারকবাদ জানাই। আল্লাহ তাদের এ প্রচেষ্টা কবুল করুন-আমীন!

অতঃপর আমি এতদ্বারা ঘোষণা করছি যে, শুধুমাত্র পরকালীন স্বার্থেই আমি আমার 'আহলেহাদীছ আন্দোলন কি ও কেন' বইটি 'বাংলাদেশ আহলেহাদীছ যুবসংঘে'র কেন্দ্রীয় কমিটিকে দান করলাম। 'বাংলাদেশ আহলেহাদীছ যুবসংঘ' যতদিন তার সাংগঠনিক ঐক্য ও কার্যক্রম বজায় রাখবে, ততদিন যাবত এ বইয়ের পূর্ণ স্বত্বাধিকারী তারাই থাকবে।

পরিশেষে এ বই দ্বারা পাঠকের মন হ'তে যদি আহলেহাদীছ আন্দোলন সম্পর্কে অহেতুক ধাঁধাঁ দূর হয় এবং নির্ভেজাল তাওহীদ ও ছহীহ সুন্নাহ্র অনুসরণের প্রতি কারো মনে তাকীদ সৃষ্টি হয়, তবেই আমার এ শ্রম সার্থক বলে মনে করব। ইতি-

মুহাম্মাদ আসাদুল্লাহ আল-গালিব

তাং ৫ই জুলাই ১৯৭৯
সাং বুলারাটি
পোঃ আলীপুর, যেলাঃ খুলনা
(বর্তমানে যেলাঃ সাতক্ষীরা)।

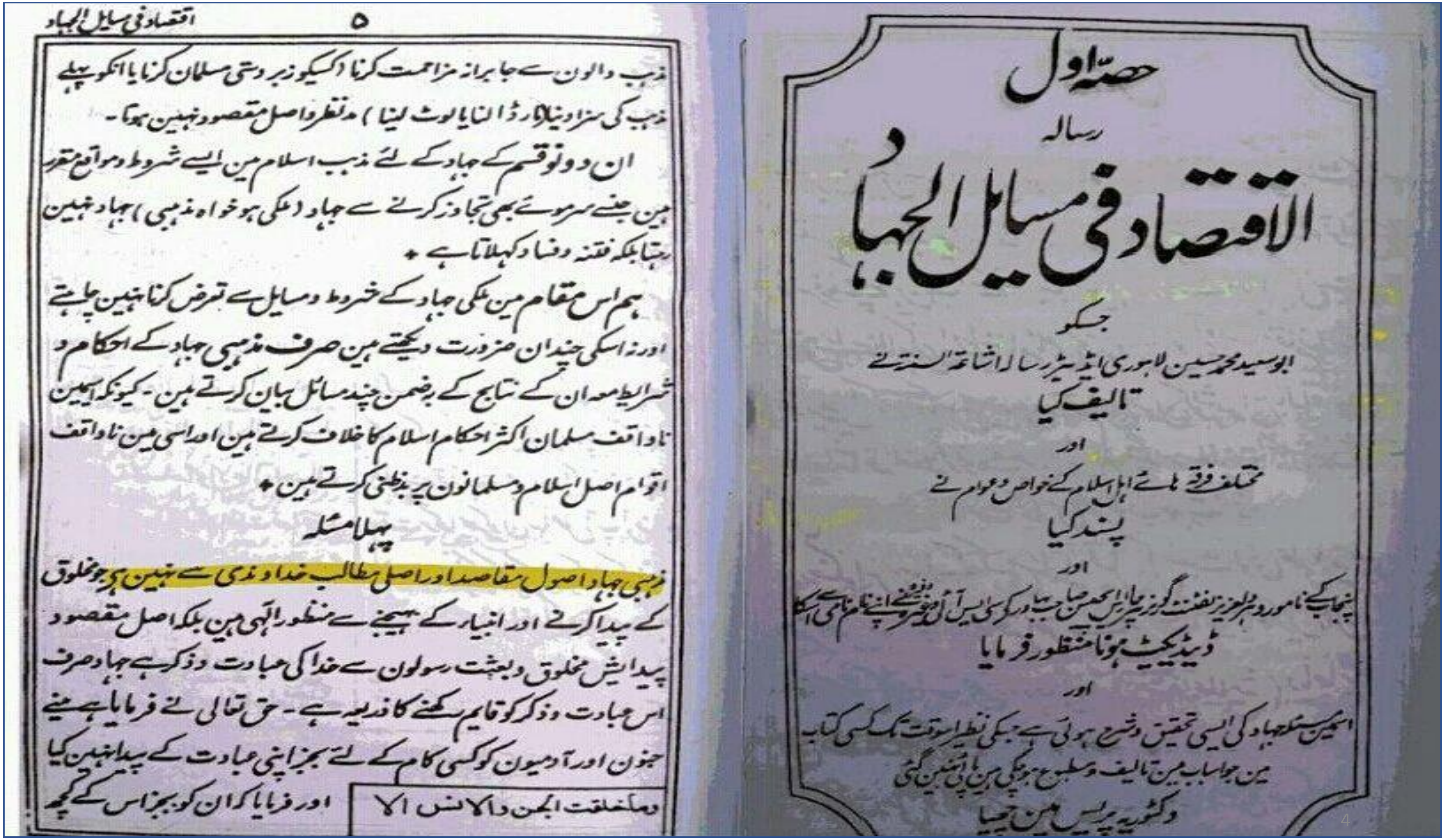

حصہ اول

رسالہ

الاقتصاد فی مسایل الجہاد

جسکو
ابو سعید محمد حسین لاہوری ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ نے
تالیف کیا
اور
مختلف فرقہ ہائے اہل اسلام کے خواص و عوام نے
پسند کیا
اور
پنجاب کے نامور و ہردلعزیز لفٹنٹ گورنر جناب سر چارلس ایچسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی [illegible] نے اپنے نام نامی اسکا
ڈیڈیکیٹ ہونا منظور فرمایا
اور
اسمین مسئلہ جہاد کی ایسی تحقیق و تشریح ہوئی ہے جسکی نظیر اسوقت تک کسی کتاب
مین جو اس باب مین تالیف و مطبوع ہو چکی ہین پائی نہین گئی
وکٹوریہ پریس مین چھپا

اقتصاد فی مسایل الجہاد ٥

مذہب والون سے جابرانہ مزاحمت کرنا (اسکو زبردستی مسلمان کرنا یا انکو پہلے مذہب کی سزا دینا یا مار ڈالنا یا لوٹ لینا) مد نظر و اصل مقصود نہین ہوتا۔

ان دونو قسم کے جہاد کے لئے مذہب اسلام مین ایسے شروط و موانع مقرر ہین جنسے سر موئے بھی تجاوز کرنے سے جہاد (ملکی ہو خواہ مذہبی) جہاد نہین رہتا بلکہ فتنہ و فساد کہلاتا ہے ✦

ہم اس مقام مین ملکی جہاد کے شروط و مسایل سے تعرض کرنا نہین چاہتے اور نہ اسکی چندان ضرورت دیکھتے ہین صرف مذہبی جہاد کے احکام و شرایط مع ان کے نتایج کے بضمن چند مسایل بیان کرتے ہین۔ کیونکہ ایسین ناواقف مسلمان اکثر احکام اسلام کا خلاف کرتے ہین اور اسی مین ناواقف اقوام اصل اسلام و مسلمانون پر بدظنی کرتے ہین ✦

پہلا مسئلہ

مذہبی جہاد اصول مقاصد اور اصل مطالب خداوندی سے نہین ہے جو خلوق کے پیدا کرنے اور انبیاء کے بھیجنے سے منظور الٰہی ہین بلکہ اصل مقصود پیدایش مخلوق و بعثت رسولون سے خدا کی عبادت و ذکر ہے جہاد صرف اس عبادت و ذکر کو قایم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مینے جنون اور آدمیون کو کسی کام کے لئے بجز اپنی عبادت کے پیدا نہین کیا

وما خلقت الجن والانس الا

اور فرمایا کہ ان کو بجز اس کے کچھ

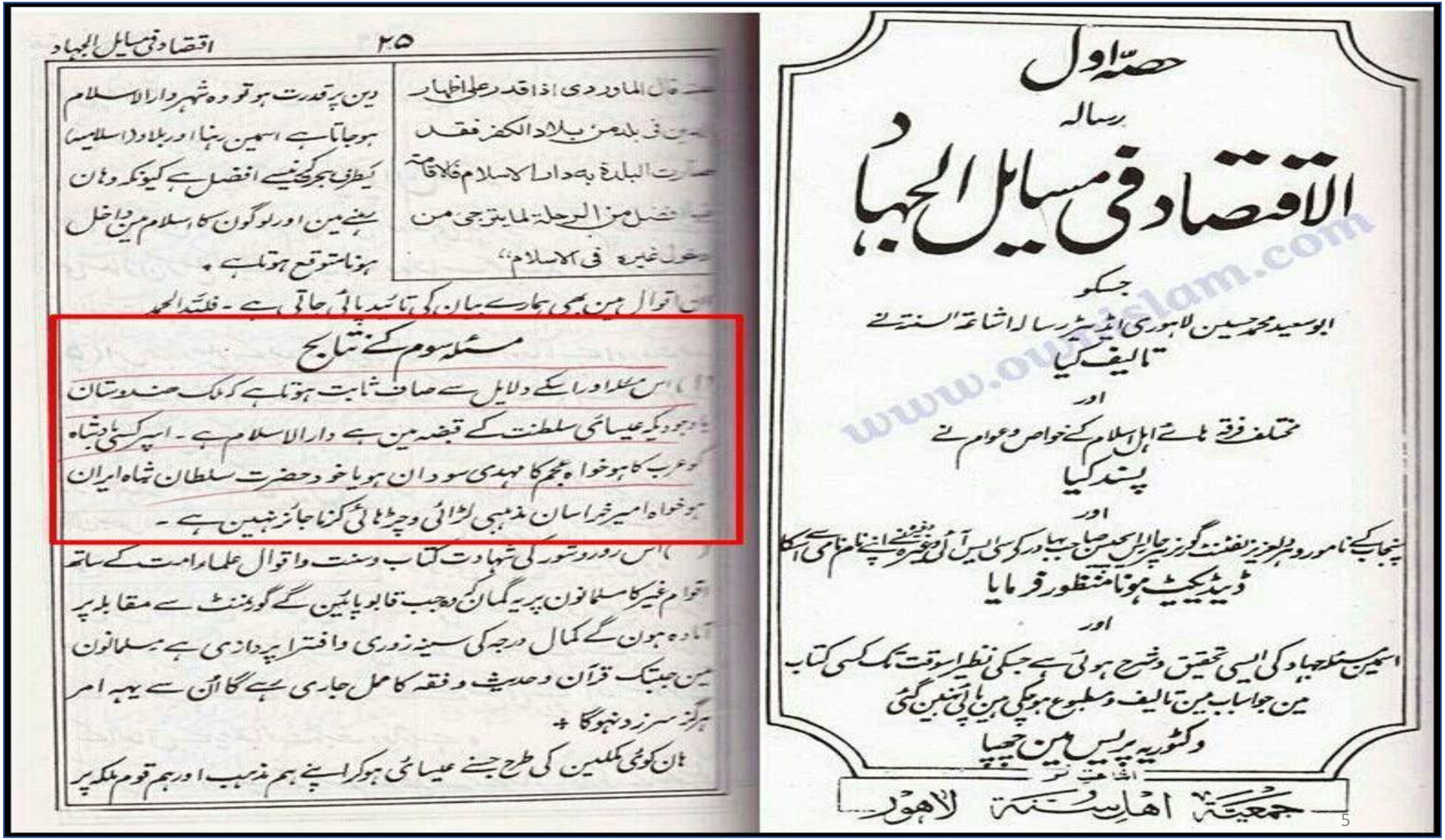

www.ourislam.com

حصہ اول

رسالہ

الاقتصاد فی مسایل الجہاد

جسکو
ابو سعید محمد حسین لاہوری ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ نے
تالیف کیا
اور
مختلف فرقہ ہائے اہل اسلام کے خواص و عوام نے
پسند کیا
اور
پنجاب کے نامور و ہر دلعزیز لفٹننٹ گورنر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کی سی ایس آئی وغیرہ نے اپنے نام نامی اسکا
ڈیڈیکیٹ ہونا منظور فرمایا
اور
اسمین مسئلہ جہاد کی ایسی تحقیق و شرح ہوئی ہے جسکی نظیر اسوقت تک کسی کتاب
مین جو اسباب مین تالیف و مطبوع ہوچکی ہین پائی نہین گئی
وکٹوریہ پریس مین چھپا

اشاعت نو
جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

قال الماوردی اذا قدر علی اظہار
ین فی بلد من بلاد الکفر فقد
رت البلدۃ بہ دار الاسلام فالاقامۃ
فضل من الرحلۃ لما یترجی من
ول غیرہ فی الاسلام"

دین پر قدرت ہو تو وہ شہر دار الاسلام
ہوجاتا ہے اسمین رہنا اور بلاد اسلامیہ
کیطرف ہجرت کرنے سے افضل ہے کیونکہ وہان
رہنے مین اور لوگون کا اسلام مین داخل
ہونا متوقع ہوتا ہے ۔

اقوال مین بھی ہمارے بیان کی تائید پائی جاتی ہے ۔ فللہ الحمد

مسئلہ سوم کے نتائج

اس مسئلہ اور اسکے دلایل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملک ہندوستان
باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ مین ہے دار الاسلام ہے ۔ اسپر کسی بادشاہ
عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سوڈان ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران
ہو خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی وچڑھائی کرنا جائز نہین ہے ۔

اس زور و شور کی شہادت کتاب و سنت و اقوال علماء امت کے ساتھ
قوام غیر کا مسلمانون پر یہ گمان کہ وہ جب قابو پائین گے گورنمنٹ سے مقابلہ پر
آمادہ ہون گے کمال درجہ کی سینہ زوری و افترا پردازی ہے مسلمانون
مین جبتک قرآن و حدیث و فقہ کا عمل جاری رہے گا اُن سے یہ امر
ہرگز سرزد نہوگا ۔

ہان کوئی مکلین کی طرح جسنے عیسائی ہوکر اپنے ہم مذہب اور ہم قوم ملکہ پر

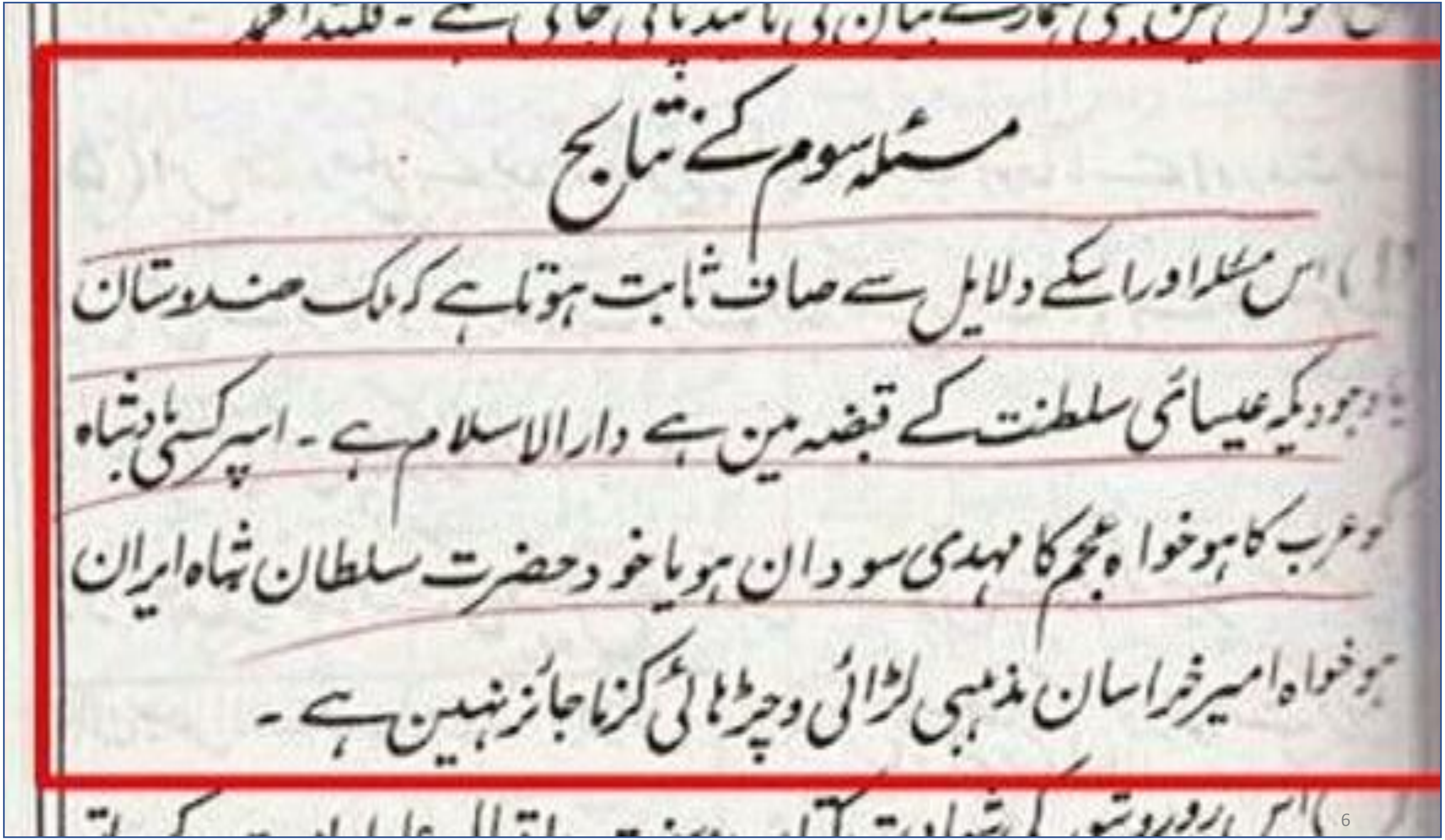

مسئلہ سوم کے نتائج

(۱) اس مسئلہ اور اسکے دلایل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ملک ھندوستان
وجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ مین ہے دار الاسلام ہے ۔ اسپر کسی بادشاہ
کو عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سوڈان ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران
ہو خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی وچڑھائی کرنا جائز نہین ہے ۔

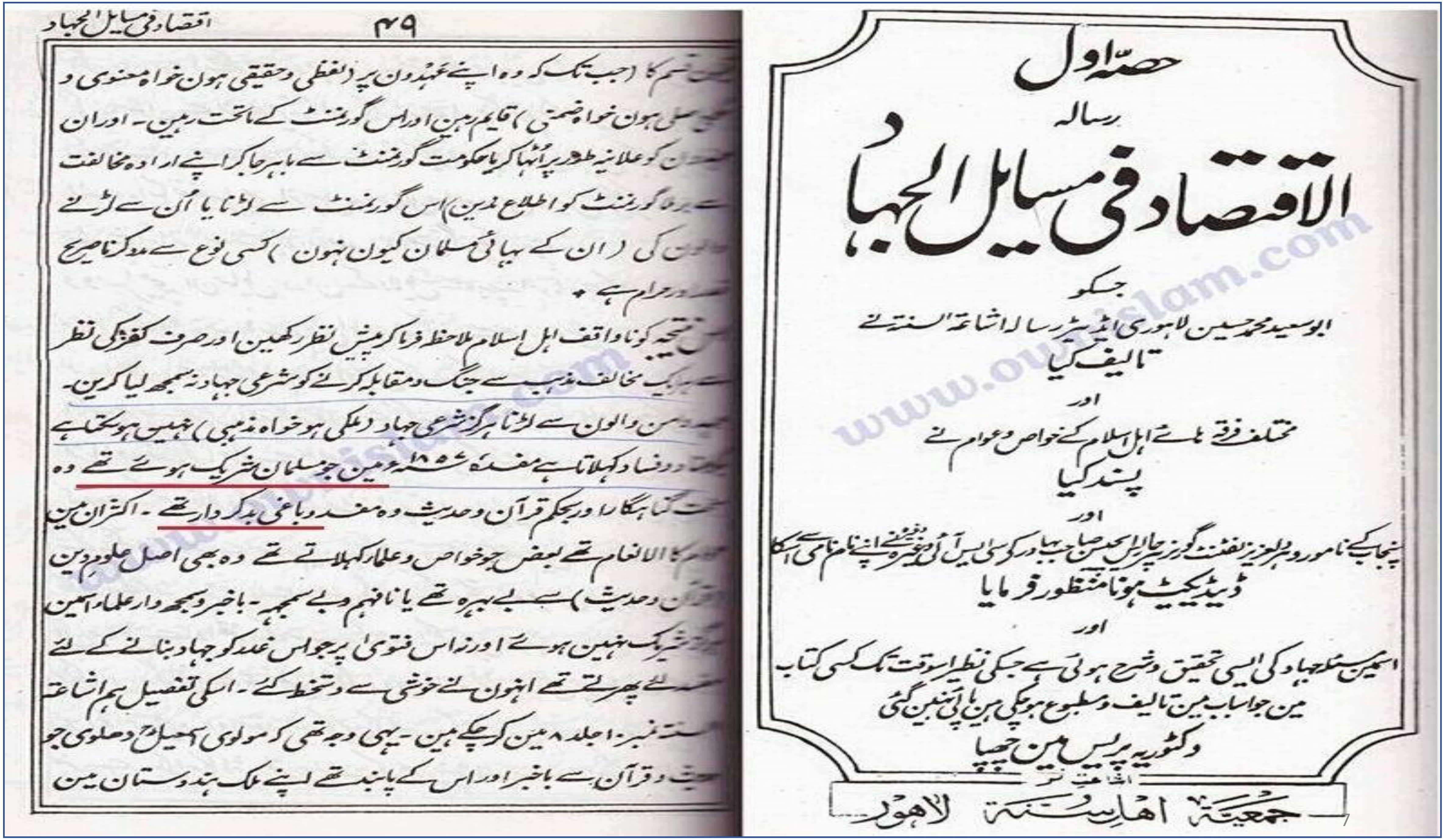

حصہ اول

رسالہ

الاقتصاد فی مسایل الجہاد

جسکو
ابوسعید محمد حسین لاہوری ایڈیٹر رسالہ اشاعة السنہ نے
تالیف کیا
اور
مختلف فرقہ ہاے اہل اسلام کے خواص وعوام نے
پسند کیا
اور
پنجاب کے نامور و دلعزیز لفٹنٹ گورنر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کی سی ایس آئی وغیرہ وغیرہ نے اپنے نام نامی اسکا
ڈیڈیکیٹ ہونا منظور فرمایا
اور
اسمین مسئلہ جہاد کی ایسی تحقیق وشرح ہوئی ہے جسکی نظیر اسوقت تک کسی کتاب
مین جو اس باب مین تالیف ومطبوع ہو چکی ہین پائی نہین گئی
وکٹوریہ پریس مین چھپا

اشاعت نمبر
جمعیة اہل سنة لاہور

www.ownislam.com

سم کا (جب تک کہ وہ اپنے عہدون پر (لفظی وحقیقی ہون خواہ معنوی و
سی ہون خواہ ضمنی) قایم رہین اور اس گورنمنٹ کے ماتحت رہین۔ اور ان
ن کو علانیہ طور پر اٹھا کر یا حکومت گورنمنٹ سے باہر جا کر اپنے ارادہ مخالفت
سے گورنمنٹ کو اطلاع ندین) اس گورنمنٹ سے لڑنا یا اُن سے لڑنے
ون کی (ان کے بہائی مسلمان کیون نہون) کسی نوع سے مدد کرنا صریح
حرام ہے ◆

ن نتیجہ کو ناواقف اہل اسلام ملاحظہ فرما کر پیش نظر رکھین اور صرف کفر کی نظر
یک مخالف مذہب سے جنگ ومقابلہ کرنے کو شرعی جہاد نہ سمجھ لیا کرین۔
من والون سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد (ملکی ہو خواہ مذہبی) نہیں ہوسکتا ہے
ورفساد کہلاتا ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ
ت گناہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد وباغی بدکردار تھے۔ اکثر ان مین
م کالانعام تھے بعض جو خواص وعلماء کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم دین
آن وحدیث) سے بے بہرہ تھے یا نافہم وبے سمجھ۔ باخبر وسمجھ دار علماء اسمین
شریک نہین ہوئے اور نہ اس فتویٰ پر جو اس غدر کو جہاد بنانے کے لئے
لے پھرتے تھے انہون نے خوشی سے دستخط کئے۔ اسکی تفصیل ہم اشاعة
سنہ نمبر ۱۰ جلد ۸ مین کر چکے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ مولوی اسمعیل دہلوی جو
یث و قرآن سے باخبر اور اس کے پابند تھے اپنے ملک ہندوستان مین

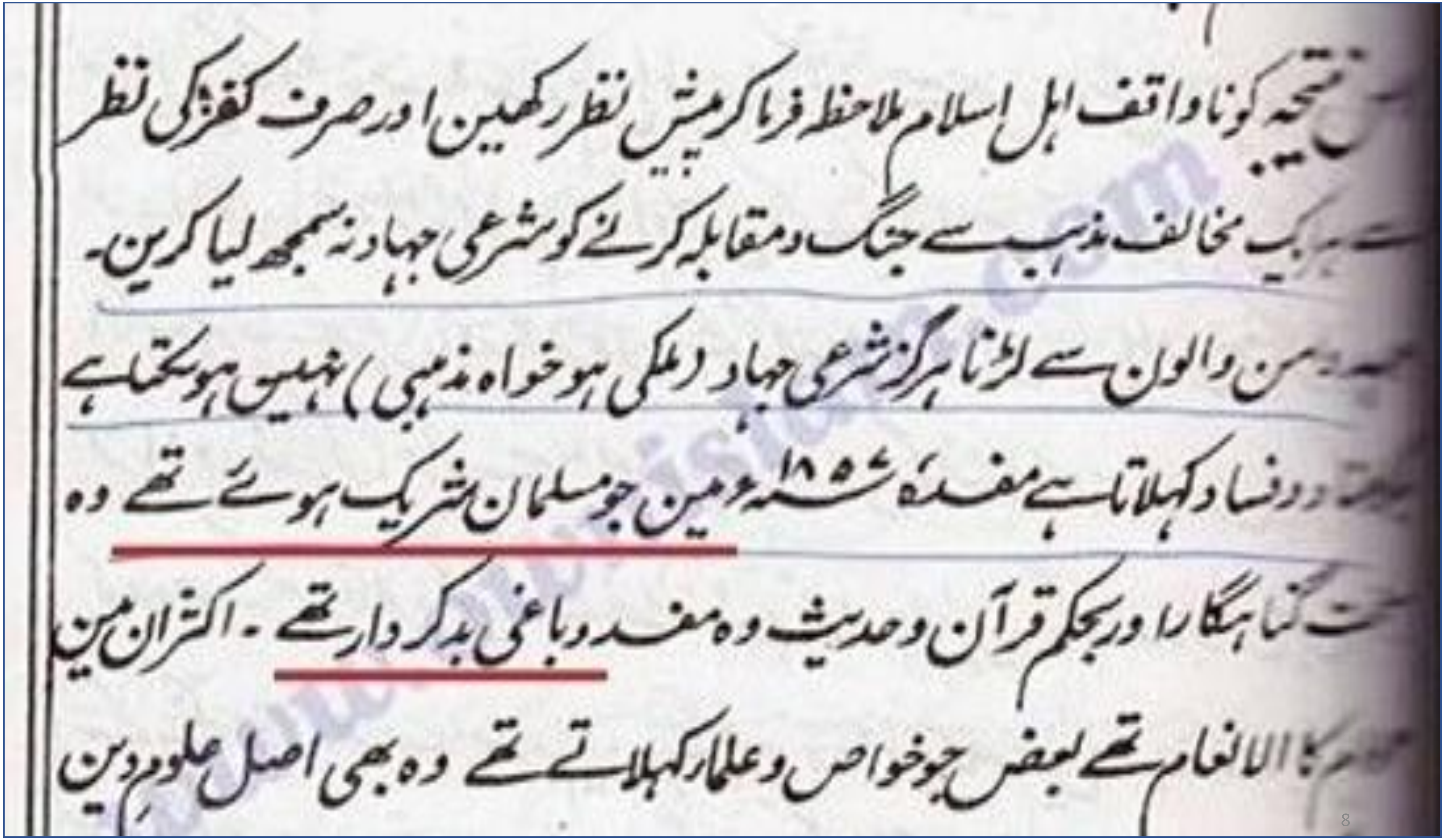

نتیجہ کو ناواقف اہل اسلام ملاحظہ فرما کر پیش نظر رکھین اور صرف کفار کی نظر
ہب مخالف مذہب سے جنگ و مقابلہ کرنے کو شرعی جہاد نہ سمجھ لیا کرین۔
من والون سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد (ملکی ہو خواہ مذہبی) نہیں ہو سکتا ہے
و فساد کہلاتا ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ
ت گناہگار اور بحکم قرآن و حدیث وہ مفسد و باغی بدکردار تھے۔ اکثر ان مین
کالانعام تھے بعض جو خواص و علمار کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم دین

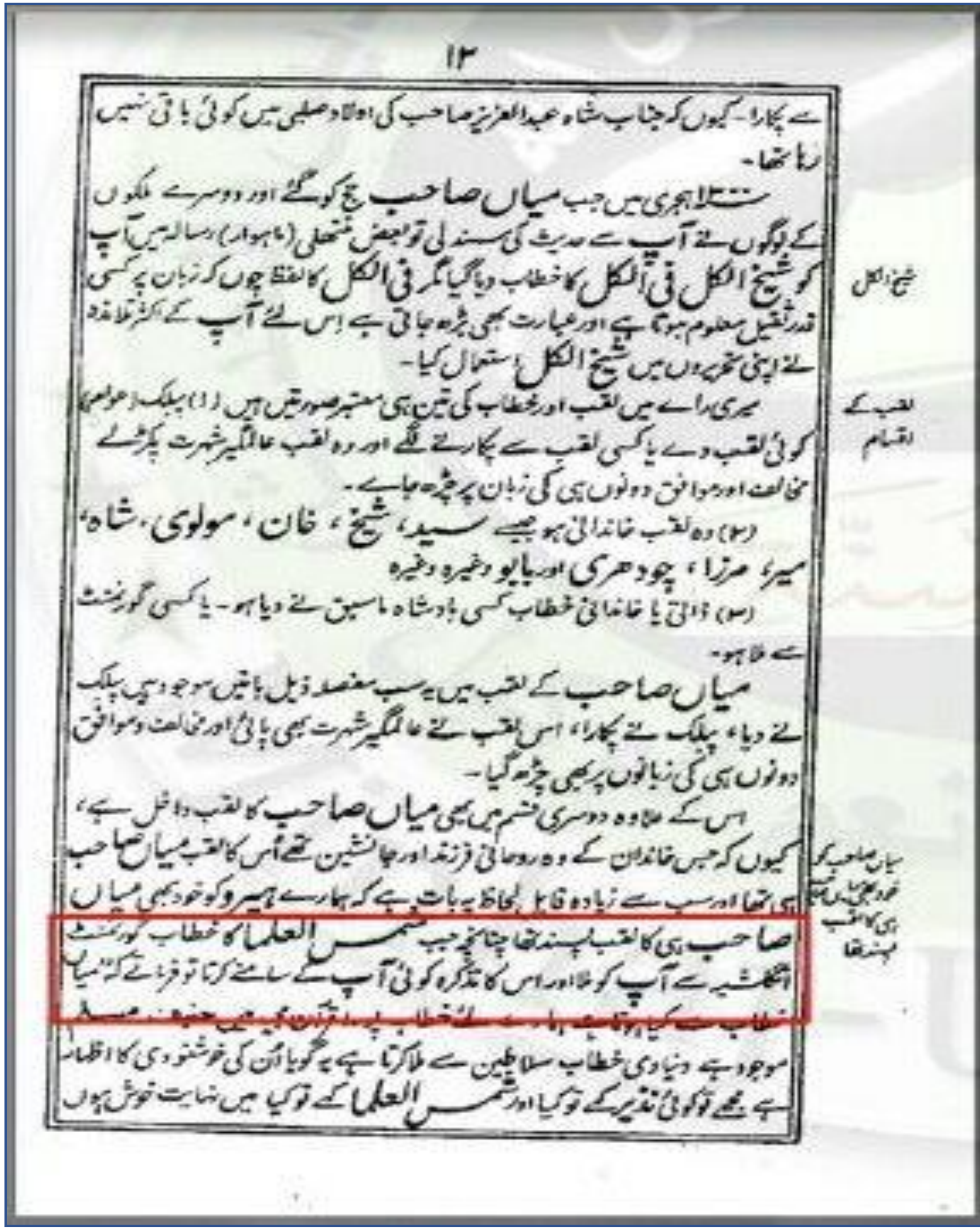

سے پکارا۔ کیوں کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کی اولاد صلبی میں کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

شیخ الکل

سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں جب **میاں صاحب** حج کو گئے اور دوسرے ملکوں کے لوگوں نے **آپ** سے حدیث کی سند لی تو بعض متعلق (ماہوار) رسالہ میں **آپ** کو **شیخ الکل فی الکل** کا خطاب دیا گیا مگر **فی الکل** کا لفظ چوں کہ زبان پر کسی قدر ثقیل معلوم ہوتا ہے اور عبارت بھی بڑھ جاتی ہے اس لئے **آپ** کے اکثر تلامذہ نے اپنی تحریروں میں **شیخ الکل** استعمال کیا۔

لقب کے اقسام

میری رائے میں لقب اور خطاب کی تین ہی معتبر صورتیں ہیں (۱) پبلک (عوام) کوئی لقب دے یا کسی لقب سے پکارنے لگے اور وہ لقب عالمگیر شہرت پکڑ لے مخالف اور موافق دونوں ہی کی زبان پر چڑھ جائے۔

(۲) وہ لقب خاندانی ہو جیسے **سید، شیخ، خان، مولوی، شاہ، میر، مرزا، چودھری** اور **بابو** وغیرہ وغیرہ

(۳) ذاتی یا خاندانی خطاب کسی بادشاہ ماسبق نے دیا ہو۔ یا کسی گورنمنٹ سے ملا ہو۔

میاں صاحب کے لقب میں یہ سب مقصد ذیل باتیں موجود ہیں پبلک نے دیا، پبلک نے پکارا، اس لقب نے عالمگیر شہرت بھی پائی اور مخالف و موافق دونوں ہی کی زبانوں پر بھی چڑھ گیا۔

میاں صاحب کو خود بھی میاں صاحب ہی کا لقب پسند تھا

اس کے علاوہ دوسری قسم میں بھی **میاں صاحب** کا لقب داخل ہے، کیوں کہ جس خاندان کے وہ روحانی فرزند اور جانشین تھے اُس کا لقب **میاں صاحب** ہی تھا اور سب سے زیادہ قابل لحاظ یہ بات ہے کہ ہمارے ہیرو کو خود بھی **میاں صاحب** ہی کا لقب پسند تھا چنانچہ جب **شمس العلما** کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ سے **آپ** کو ملا اور اس کا تذکرہ کوئی **آپ** کے سامنے کرتا تو فرماتے کہ "میاں خطاب سے کیا ہوتا ہے ہمارے لئے خطاب تو قرآن مجید میں حنیف، مسلم موجود ہے دنیاوی خطاب سلاطین سے ملا کرتا ہے یہ گویا اُن کی خوشنودی کا اظہار ہے مجھے تو کوئی نذیر کہے تو کیا اور **شمس العلما** کہے تو کیا میں نہایت خوش ہوں

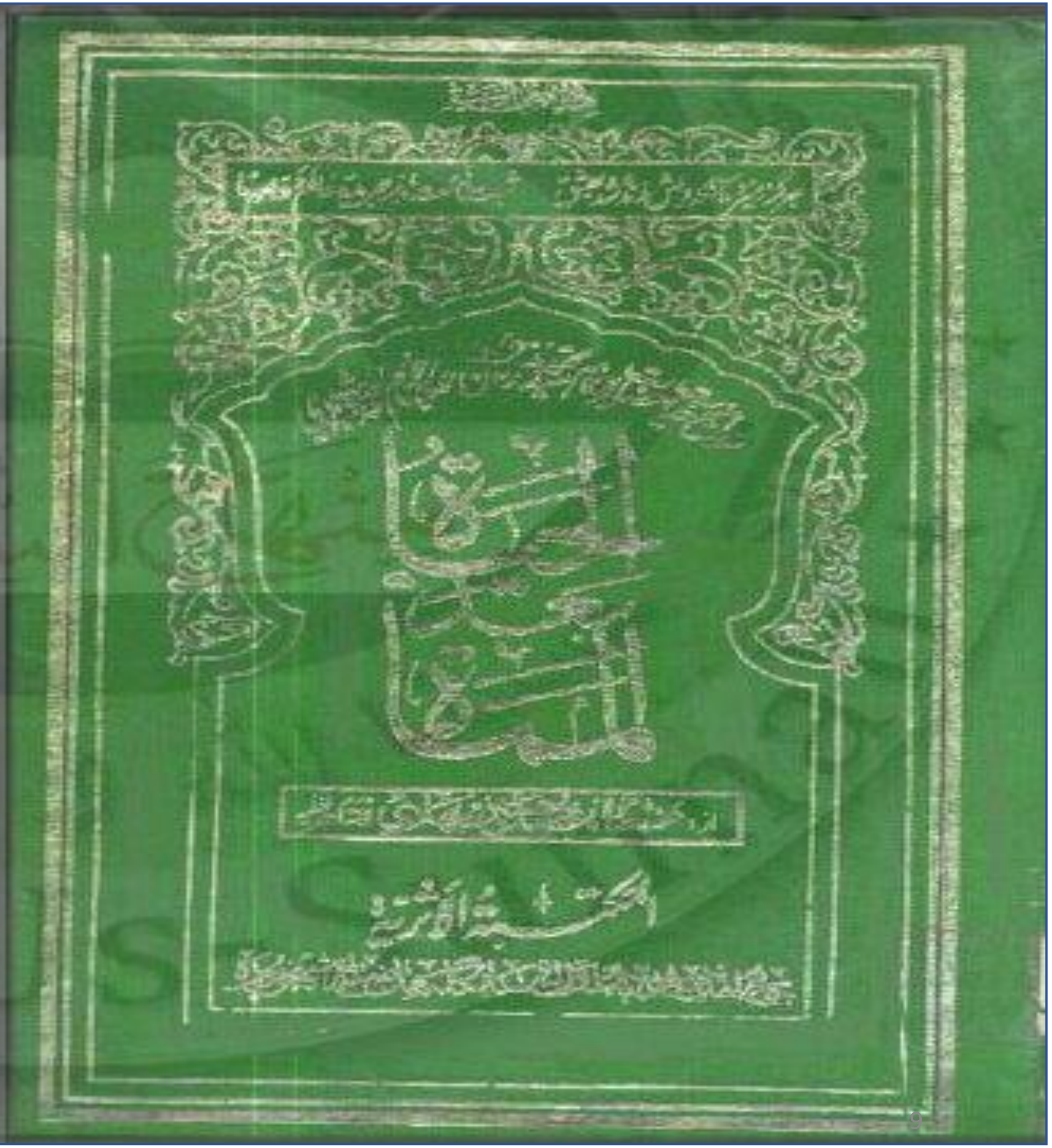

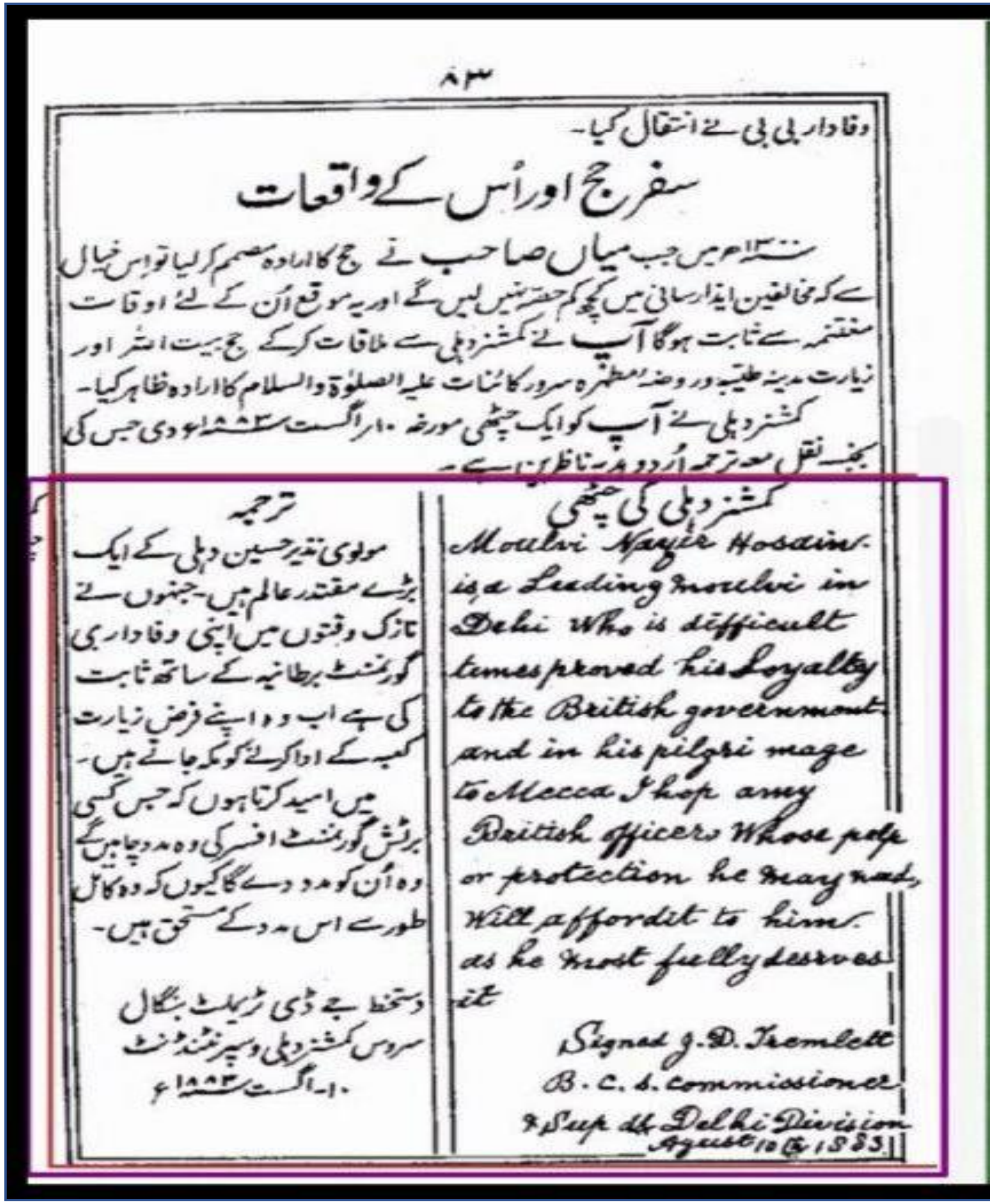

وفاداری ہی نے انتقال کیا۔

سفر حج اور اُس کے واقعات

سنہ ۱۳۰۰ھ میں جب میاں صاحب نے حج کا ارادہ مصمم کر لیا تو اِس خیال سے کہ مخالفین ایذارسانی میں کچھ کم حصہ نہیں لیں گے اور یہ موقع اُن کے لئے اوقات مغتنمہ سے ثابت ہوگا آپ نے کمشنر دہلی سے ملاقات کر کے حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ طیبہ و روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ ظاہر کیا۔

کمشنر دہلی نے آپ کو ایک چٹھی مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء دی جس کی بجنسہ نقل معہ ترجمہ اُردو ہدیہ ناظرین ہے۔

کمشنر دہلی کی چٹھی

Moulvi Nazir Hosain. is a Leading moulvi in Delhi Who is difficult times proved his Loyalty to the British government and in his pilgri mage to Mecca I hop any British officers Whose help or protection he may need, Will afford it to him. as he most fully deserves it

Signed J. D. Tremlett
B. C. S. commissioner
& Sup dt Delhi Division
August 10th 1883

ترجمہ

مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں۔ جنہوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے اب وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جاتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ افسر کی وہ مدد چاہیں گے وہ اُن کو مدد دے گا کیوں کہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں۔

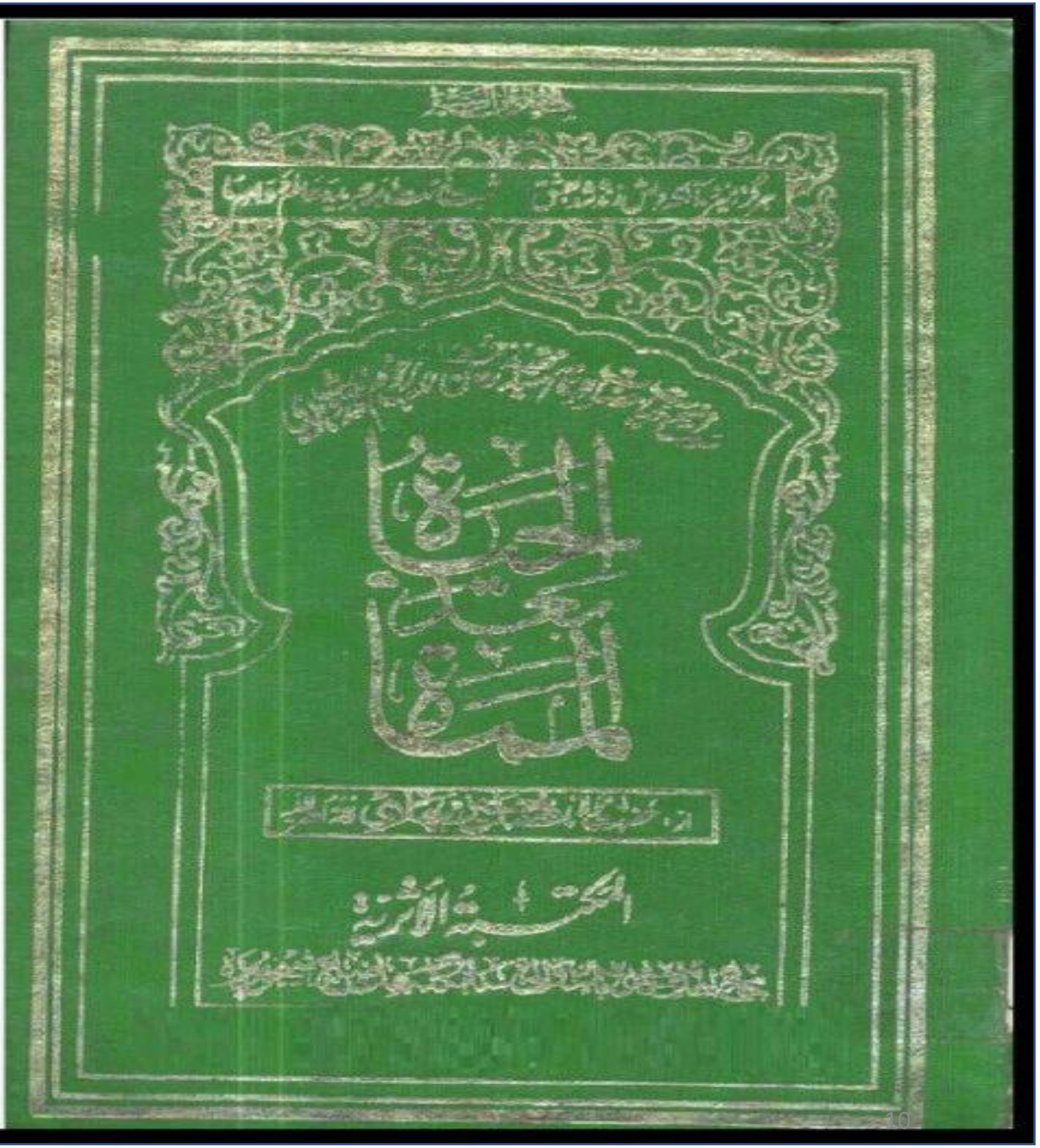دستخط جے ڈی ٹریلٹ بنگال
سروس کمشنر دہلی و سپرنٹنڈنٹ
۱۰ اگست ۱۸۸۳ء